



سوال

(166) خزانہ حکومت میں رعیت کے ہر فرد کا حق ہے سود کی رقم اگر عطیہ حکومت قرار پائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر یہ کاروبار حکومت کے ہاتھ میں ہو تو کیا اس بنیاد پر کہ خزانہ حکومت میں رعیت کے ہر فرد کا حق ہوتا ہے زیر بحث معاملہ میں سود کی رقم عطیہ حکومت قرار پا کر بلو اسکے حدود سے خارج ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور کیا اس صورت میں یہ معاملہ جائز ہو سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بنیاد پر کہ خزانہ حکومت میں رعیت کے ہر فرد کا حق ہوتا ہے زیر بحث معاملہ میں سود کی رقم کو حکومت کا عطیہ قرار دینا اور اس طرح سود کی رقم کو ربلو اشرفی کے حدود سے خارج کرنا اور اخراج سمجھنا غلط ہے۔

غیر مسلم حکومت کے خزانہ کو اسلامی حکومت کے خزانہ (بیت المال) پر قیاس کرنا انتہائی غلط بات ہے۔ اسلامی حکومت کے خزانہ کی آمدنی کے ذرائع اور مدات معلوم و متعین ہیں۔ جو کتب فقہ میں بالتفصیل مذکور ہیں۔ ان میں کوئی بھی مد اور ذریعہ آمدنی ایسا نہیں ہے جو شرعاً مشکوک و مشتبہ ہو چکے جانیکیہ حرام اور ناجائز ہو پھر ہر ایک مد کا مصرف متعین ہے سربراہ حکومت اور اس کے عمال کو یہ حق نہیں ہوتا کہ کسی غلط ذریعہ آمدنی سے بیت المال کو بڑھانے یا غلط اور ناجائز جگہ خرچ کرے۔ اور غیر مسلم حکومت کا معاملہ ایسا نہیں ہے یہ جلتے ہوئے۔ یہ کمپنی بیمہ دار کو اس کی اصل رقم سے جس قدر زائد رقم دے رہی ہے۔ یہ بیمہ دار کو عام سرکاری خزانہ سے نہیں مل رہی ہے بلکہ خاص انشورنس کے کاربار کی آمدنی سے مل رہی ہے اور بطور سود کے مل رہی ہے جو شرعاً مال نجیث ہے وہ حکومت کا عطیہ کیوں کر قرار با سکتی ہے!؟ ویدہ ودانستہ اس مال نجیث کو حکومت کا عطیہ قرار دینا اور اس طرح اس کو حدود ربلو سے خارج سمجھ کر لپٹنے لے حلال سمجھ لینا نہایت غلط بات ہے حرام چیز کو حلال کرنے کا یہ بھونڈا مکروہ اور مہمل حیلہ ہوگا۔ اعازنا اللہ من ذلک

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب البیوع



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

صفحه نمبر 355

محدث فتوى